السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حدیث : 'مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَمَاتَ، إِلَّا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً' (صحیح البخاری، بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : سَتَرَوْنَ بَعْدِي أُمُورًا تُنْكِرُونَهَا، رقم :۷۰۵۴) کیا یہ حدیث موجودہ دور کی تنظیموں کے متعلق اللہ کے نبی ﷺ نے (۳) بیان فرمائی ہے؟ کیوں کہ آج کل ہر ''امیر'' اسے اپنی تنظیم اور ''اطاعت'' کے لیے بطورِ دلیل پیش کرتا ہے۔ اس حدیث کا صحیح مطلب کیا ہے؟ (ابو عبداللہ شہداد کوٹ سندھ)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حدیث ہذا اپنی جگہ برحق ہے لیکن اس کا تعلق امامت کبریٰ سے ہے۔ جاہلیت کی موت کی وعید اس صورت میں ہے جب بااختیار امام موجود ہو۔ اب چونکہ امام نہیں اس لیے وعید بھی نہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3،کتاب الجہاد:صفحہ:456

محدث فتویٰ